



روزے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا، جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو

(تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف)

محمد ادریس عزیز ملک

روزے کے بیان میں: رمضان کے روزے رکھا فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا: ”مسلمانو! تم پر اگلے لوگوں کی طرح روزہ فرض ہوا اس لیے کہ تم کاتبوں سے بچو۔“ (بخاری شریف جلد اول)۔

عاشورے کا روزہ: حضرت عائشہ سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر آنحضرتؐ نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور اس وقت آپؐ نے فرمایا جس کا بی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا بی چاہے نہ رکھے۔ (بخاری شریف جلد اول)۔

روزہ کے آداب: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ روزہ (دوزخ کی) پھر ہے۔ روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں۔ اگر کوئی آدمی اس سے لڑے، اسے گالی دے تو دوبارہ کدوے ”میں روزے دار ہوں“۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے نزدیک اللہ کے نزدیک مہنگی کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی بدلہ دوں گا اور ایک ٹکڑے کے بدلے دس ٹکڑوں کا ثواب ملے گا۔ (بخاری شریف جلد اول، مسلم شریف جلد دوم، سنن ابوداؤد جلد دوم)۔

فتنہ کا کفارہ: حضرت عمرؓ نے کہا جتنے کے باب میں آنحضرتؐ کی حدیث کس کو یاد ہے۔ حدیث نے کہا میں نے یہ حدیث رسول کریمؐ سے سنی۔ آپؐ نے فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اس کے بال بچوں اور (دوست) ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز، روزہ، عمدہ اس کا اتار ہوجاتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول)۔

چاند کچھ کر روزہ رکھو اور چاند کچھ کر افطار کرو: عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے، جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ متوقف کرو۔ اگر ہر ہر روزہ رکھو تو تمیں دن پورے کرلو۔ (بخاری شریف جلد اول، سنن ابوداؤد جلد دوم، سنن ابویہ)۔

شب قدر: حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یہ مہینہ آگیا تمہارے اوپر اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محرم، ربیع الاول، جمادی الثانی اور ربیع الثانی کی راتوں میں ہے۔ (سنن ابن ماجہ شریف جلد اول)۔

ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرتؐ سے، آپؐ نے فرمایا، جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں گزارا۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول)۔

نماز تراویح: حضرت ام المومنین عیدین پر روزہ رکھنا منع ہے ہمدین ابن ابی نعیم سے، انہوں نے کہا میں عید میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے کہا ان دنوں یعنی عید اطہر اور عید الاضحیٰ میں رسول کریمؐ نے روزہ نماز پڑھی اور لوگ بہت تھے۔ جب تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول کریمؐ باہر نکلے۔ صبح کو آپؐ نے فرمایا، میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن میں صرف اس وجہ سے نکلنا کہ تمیں فرض نہ ہو جائے تم پر اور یہ حال رمضان میں ہوا۔ (سنن ابی یوسف جلد دوم، مولانا مہا لک)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا، جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول، سنن ابی یوسف جلد دوم)۔

عبدالرحمن بن عبد القادریؒ سے روایت ہے کہ میں نکلا عمر بن الخطابؓ کے ساتھ رمضان میں مسجد کو دیکھا کہ لوگ جدا جدا متفرق نماز پڑھ رہے ہیں کوئی اکٹھا اور کسی شخص کے ساتھ آٹھ آٹھ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں تو کہا عمرؓ نے قسم تھا کہ میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ (سنن ابی یوسف جلد دوم)۔

نماز اور افطار میں جلدی کرو: حضرت ابو عیسیٰؒ سے روایت ہے۔ میں اور رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول کریمؐ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا۔ جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کر اس لیے کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے۔ (سنن نسائی شریف جلد دوم)۔

نماز اور افطار میں جلدی کرو: حضرت ابو عیسیٰؒ سے روایت ہے۔ میں اور رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول کریمؐ نے کہا وہ شخص رسول کریمؐ کے صحابہؓ میں سے ہیں اور وہ دنوں تک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ وہ شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے؟ مسروق نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، رسول کریمؐ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابی موسیٰ شامیؓ تھے۔ (سنن نسائی شریف جلد دوم)۔

آخری عشرے پر روزہ رکھنا منع ہے۔ (سنن ابی یوسف جلد دوم)۔



روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں اس کا جتنا چاہتا ہوں بدلہ دیتا ہوں۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمیں ’رمضان المبارک‘ کا مہینہ نصیب ہوا ہے۔ اگر اس مہینے میں ہم نے اللہ کو راضی نہ کیا تو پھر یہ ہمارے لیے نقصان، نقصان اور صرف نقصان ہوگا۔ رمضان میں سموسوں اور پکڑوں کی فرمائش بڑھ جاتی ہے اور اگر یہ دونوں چیزیں افطار کی میز پر موجود نہیں ہوں تو افطاری بہت ادھوری سی محسوس ہوتی ہے اور افطاری کی میز کے رنگ چمکے چمکے لگتے ہیں۔ ان دنوں چیزوں کیلئے بھی آٹل پیلے ہی اسٹاک کر لیا جاتا ہے۔ ہر طبقے کی خواتین کی کوشش ہوتی ہے کہ کھر و افطار کا اہتمام روٹین کر لیا جائے۔ اس مہینے میں بچوں کے اسکول تو بند ہوتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ دفاتر کے اوقات تبدیل ہوجاتے ہیں، لہذا افطاری کی میز پر ہر ایک کی موجودگی کی وجہ سے خواتین بہترین افطار بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کی یہ کوشش بھی ہوتی ہے کہ وہ کاموں کے دوران عبادت کا وقت بھی نکال سکیں لہذا رمضان سے پہلے ہی مختلف اشیاء کو فریز کر لیتی ہیں۔ وہ خواتین جو فوڈ کی خریداری کرتی ہیں، ان کے لیے رمضان میں ڈیوٹی فریز کر لیا جاتا ہے۔ پھل ان کو فز میں کام کرتا ہوتا ہے اور پھر گھر آئے انہیں گھر کے کاموں کو بھی دیکھنا ہوتا ہے۔ جس کے باعث ان خواتین کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ رمضان سے پہلے ہی کافی بچھریز میں جمع کر لیں تاکہ گھر آنے کے بعد ان کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑے۔

بیداری کو ختم دینے والا ہے۔ آپ اس بات کو بھی نہ بھولیں کہ نماز، روزہ اور ہر طرح کی چھوٹی بڑی عبادت کی ضروریات کے لئے حساس ہوجاتے ہیں وہیں رمضان کو اپنے بچوں کی تربیت کا مہینہ بنائیں۔ آپ اپنے بچوں کے سامنے مسلمان روزہ دار ماں کا آئیڈیل نمونہ پیش کریں جو کسی کی نسبت نہیں کرتی، جو کسی سے سچے کلمات نہیں کرتی، بی وی کے سامنے وقت ضائع نہیں کرتی اور بچوں پر عام دنوں سے زیادہ شفقت اور مہربانی کرتی ہے ہمارا رویہ بچوں کو رمضان کی عظمت کا احساس دلانے کا اہم لغویات ہے دوسرے روزہ میں بھی

بھریے ہمارے لیے نقصان نہیں نقصان عظیم ہے۔ ہماری بونہیں رمضان سے قلم رمضان کی تیاریوں کے منظر بچن سٹ کر لیتی ہیں کیونکہ رمضان میں کھانا پکانا نہایت زیادہ ہوتا ہے۔ افطار پارٹی پر بھی دوست احباب آتے ہیں اس لیے کچھ نہ کرنا، نہ دنگ اور درمیان خان کی ڈشیں وغیرہ بھی خریدنی ہوتی ہیں، اچھی خاصی فکر کرنی ہوتی ہے کیونکہ گھر کی ساری ذمہ داریاں تو ہم خواتین کی ہی ہوتی ہیں، لیکن کیا یہ رمضان کی حقیقی تیاری ہے؟ قطعاً نہیں۔ عام طور پر معاشرے میں رمضان کی تیاریوں میں گھروں میں اضافی جھاڑ پونچھ اور صفائی تھرائی پر

رمضان المبارک سے قبل سبھی دوسری تیاریاں چھوڑ کر سب سے پہلے اپنے دل کی صفائی ہی کر لیں کیا اس سے ہماری بونہیں اٹکا کر سکتی ہیں کہ چھوٹے سے دل میں کتنا گرد و غبار بھرا ہوا ہے۔ سبھی خواتین کے اکثر عزیزوں سے مراسم شکستہ ہوتے رہتے ہیں اور نہ جانے دل پر ہلکا ہلکا بوجھ اور بغض کی کتنی گندہ بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں کسی غلطی اپنی ہوتی ہے اور سبھی دوسروں کی بھی ہوتی ہے لیکن کیا یہ اچھا ہے کہ ہم سب کچھ بھول کر اپنے پیشہ ورانہ کاموں کو بھول جائیں؟ تو یہ پورا عالم اسلام اس سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کی تیاری شعبان کے مہینے سے ہی شروع کر دینی چاہیے۔

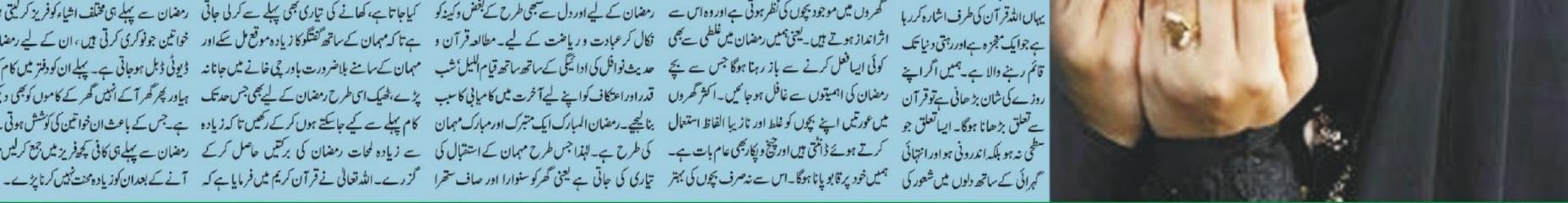
رمضان المبارک میں خواتین کی مصروفیات

ماہ مبارک میں سموسوں اور پکڑوں کی فرمائش بڑھ جاتی ہے اور اگر یہ دونوں چیزیں میز پر موجود نہ ہوں تو افطاری بہت ادھوری سی محسوس ہوتی ہے

رکھنا چاہیے کہ اگر ہم اس مہینے میں پاک پروردگار کی معرفت سے فیضیاب نہ ہو سکیں اور رمضان کی عظیم ساتتوں سے استفادہ نہ کر سکیں تو پھلے ہی ضرورت ہے۔ ہمیں تو رمضان شروع ہونے سے پہلے ہی رمضان کے لیے مکمل روٹین تیار کر لینی چاہیے اور سب سے پہلے ہمیں یہ غور و فکر کرنی چاہیے کہ روزہ کو ہم کس طرح اپنے لیے کارآمد بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ”لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے صحت آئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کے لیے شفا ہے۔ اور جو سے قبول کر لے اس کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی۔ اس پر لوگوں کو خوشی منانی چاہیے۔ یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ سمیٹ رہے ہیں۔“ آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہاں اللہ قرآن کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ایک مجزہ ہے اور رفتی دنیا تک قائم رہنے والا ہے۔ ہمیں اگر اپنے روزے کی شان بڑھانی ہے تو قرآن سے تعلق بڑھانا ہوگا۔ ایسا تعلق جو سٹی نہ ہو بلکہ اندرونی ہو اور انتہائی گہرائی کے ساتھ دلوں میں شعور کی

کینکڑ رمضان کی ہر ساعت اور ہر لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ ہمیں ایک چیز اور دھیان میں رکھنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ رمضان کے دوران ہماری حرکت و سکنتا پر خصوصی توجہ دینی جاتی ہے۔ یہ اپنی جگہ کوئی معیوب بات نہیں لیکن یہ سوچنا غلط ہے کہ گھر صاف ستھرا ہو جائے، بچن کے لیے اضافی برتن اور اضافی راشن آجائے تو کیا بے حیثیت خاتون خانہ ہماری ذمہ داری پوری ہوگی۔ ہم خواتین کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں اور ہمیں اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تو رمضان شروع ہونے سے پہلے ہی رمضان کے لیے مکمل روٹین تیار کر لینی چاہیے اور سب سے پہلے ہمیں یہ غور و فکر کرنی چاہیے کہ روزہ کو ہم کس طرح اپنے لیے کارآمد بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے ”لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے صحت آئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کے لیے شفا ہے۔ اور جو سے قبول کر لے اس کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی۔ اس پر لوگوں کو خوشی منانی چاہیے۔ یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ سمیٹ رہے ہیں۔“ آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہاں اللہ قرآن کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ایک مجزہ ہے اور رفتی دنیا تک قائم رہنے والا ہے۔ ہمیں اگر اپنے روزے کی شان بڑھانی ہے تو قرآن سے تعلق بڑھانا ہوگا۔ ایسا تعلق جو سٹی نہ ہو بلکہ اندرونی ہو اور انتہائی گہرائی کے ساتھ دلوں میں شعور کی

گھر میں موجود بچوں کی نظر ہوتی ہے اور وہ اس سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیں رمضان میں غلطی سے کبھی کوئی ایسا فعل کرنے سے باز رہنا ہوگا جس سے بچے رمضان کی اہمیتوں سے غافل ہوجائیں۔ اکثر گھروں میں عورتیں اپنے بچوں کو لفظ اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے ڈانٹتی ہیں اور بچے پکار بھی عام بات ہے۔ ہمیں خود پر قابو پانا ہوگا۔ اس سے نہ صرف بچوں کی بہتر



رمضان کے لیے اور دل سے سبھی طرح کے بغض و کینہ کو نکال کر عبادت و ریاضت کے لیے۔ مطالعہ قرآن و حدیث نورانی کی اداسگی کے ساتھ ساتھ قیام ایسا شب قدر اور احکام کو اپنے لیے آخرت میں کامیابی کا سبب بنا لیں۔ رمضان المبارک ایک متبرک اور مبارک مہمان کی طرح ہے۔ لہذا جس طرح مہمان کے استقبال کی تیاری کی جاتی ہے یعنی گھر کو سنوارا اور صاف ستھرا

رمضان کے لیے اور دل سے سبھی طرح کے بغض و کینہ کو نکال کر عبادت و ریاضت کے لیے۔ مطالعہ قرآن و حدیث نورانی کی اداسگی کے ساتھ ساتھ قیام ایسا شب قدر اور احکام کو اپنے لیے آخرت میں کامیابی کا سبب بنا لیں۔ رمضان المبارک ایک متبرک اور مبارک مہمان کی طرح ہے۔ لہذا جس طرح مہمان کے استقبال کی تیاری کی جاتی ہے یعنی گھر کو سنوارا اور صاف ستھرا

گھر میں موجود بچوں کی نظر ہوتی ہے اور وہ اس سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیں رمضان میں غلطی سے کبھی کوئی ایسا فعل کرنے سے باز رہنا ہوگا جس سے بچے رمضان کی اہمیتوں سے غافل ہوجائیں۔ اکثر گھروں میں عورتیں اپنے بچوں کو لفظ اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے ڈانٹتی ہیں اور بچے پکار بھی عام بات ہے۔ ہمیں خود پر قابو پانا ہوگا۔ اس سے نہ صرف بچوں کی بہتر

گھر میں موجود بچوں کی نظر ہوتی ہے اور وہ اس سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیں رمضان میں غلطی سے کبھی کوئی ایسا فعل کرنے سے باز رہنا ہوگا جس سے بچے رمضان کی اہمیتوں سے غافل ہوجائیں۔ اکثر گھروں میں عورتیں اپنے بچوں کو لفظ اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے ڈانٹتی ہیں اور بچے پکار بھی عام بات ہے۔ ہمیں خود پر قابو پانا ہوگا۔ اس سے نہ صرف بچوں کی بہتر

گل افشاں
پھول کے آپ جتنے قریب جائیں گے، اس کی خوشبو آپ کے لیے اتنی ہی منومک ثابت ہوگی اور جب آپ اسے حاصل کر لیں گی تو یقیناً اس سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ استفادہ کرنے کو بھی چاہیے گا۔ رمضان اور شعبان کا تعلق بھی پھول اور خوشبو کے جیسا ہے۔ نبی ہاں! شعبان سے ہی رمضان کی خوشبو ملنی شروع ہوجاتی ہے اور پھر جب رمضان حاصل ہوجاتا ہے تو پورا عالم اسلام اس سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے تو حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کی تیاری شعبان کے مہینے سے ہی شروع کر دینی چاہیے۔

